پاکستان کے مایہ ناز شاعر

پروفیسر انور مسعود کا خصوصی انٹرویو

تحریر: سہیل احمد لون

جناب انور مسعود صاحب کا شمار دور حاضر کے ان نامور شاعروں میں ہوتا ہے کہ جن کے نام سے دنیا میں کہیں بھی میلہ لگ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ میلہ لوٹنے کی صلاحیت سے خوب نوازا ہے۔فروری 2011ء میں وہ انگلینڈ تشریف لائے۔ میں ان کا خاص طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے میری دعوت پر یہاں آ کر میری حوصلہ افزائی کی اور میرے شعری مجموعہ "خواب آنکھوں میں ٹوٹ جاتے ہیں" کی تقریب رونمائی میں بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے اور میری کتاب پر اپنی رائے دی جو میرے لئے کسی انمول تحفے سے کم نہیں۔ میں خوش قسمت ہوں کہ انہوں نے اپنے گلستان ادب سے چند پھول مجھ پر نچھاور کیے جن کی مہک میں آج تک محسوس کرتا ہے۔ملک کی اس عظیم ادبی شخصیت کی چند دن مہمان نوازی کا موقع ملا اور ایک بات جو انہوں نے ہمارے گھر جو سب سے پہلے کہی کہ میں بہت ہی آسان سا مہمان ہوں اور اس بات میں واقعی ہی صداقت ہے۔وہ دیکھنے میں جتنے سادہ ہیں عملاً اس سے بھی سادہ اور عاجز انسان ہیں۔آپ سے ان کی چند باتیں share کرتا ہوں۔انور مسعود صاحب کی باتیں ان کی زبانی......!

سوال: آپکی شاعری میں مزاح کا عنصر بڑا نمایاں ہے۔کیا مزاح آپکے مزاج میں بچپن سے ہی تھا؟

☆میں سکول میں بڑا شرارتی تھا۔کند ذہن بندہ شرارت نہیں کرسکتا۔ چپ رہنے والے فلاسفر ٹائپ ہوتے ہیں۔ایک بار مجھے میرے استاد نے شرارت کی وجہ سے کلاس سے باہر جانے کو کہہ دیا۔ میں سارا پیریڈ باہر کھڑا رہا۔ جب پیریڈ ختم ہوا تو استاد کلاس سے نکل کر جا رہے تھے تو باہر مجھ پر نظر پڑی تو میں نے انہیں کہا کہ سر لوگ تو غلط کام کی وجہ سے اندر کیے جاتے ہیں اور آپ نے مجھے باہر نکال دیا۔میری اس بات پر وہ مسکرا پڑے اور فوراً کہا کہ کل سے میرے پیریڈ میں کلاس میں آجانا۔

سوال: کہتے ہیں کہ ہر کامیاب انسان کے پیچھے کسی خاتون کا ہاتھ ہوتا ہے۔آپکی کامیابی میں کس کا ہاتھ ہے؟

☆میری کامیابی میں دو فضلوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ایک چوہدری فضل حسین جو مجھے سائنس سے آرٹس میں لائے، دوسرے میرے استاد فضل صاحب جنہوں نے میرے فن کو دیکھا اور میری راہنمائی کی۔

سوال: کیا شاعر کو بھی استاد کی ضرورت ہوتی ہے؟

☆شاعر کو بھی استاد کی ضرورت ہوتی ہے۔مگر کسی میں یہ خصوصیت ہونا لازمی ہے۔جیسے لکڑی کسی لوہار کو دے دی جائے اور بولا جائے کہ اس کی تلوار بنا دو۔

سوال: ہمارے ملک میں اکثر والدین اپنے بچوں کو ڈاکٹر یا انجینئر بنانا چاہتے ہیں۔جب آپ نے میڈیکل سے آرٹس میں داخلہ لیا تو گھر والوں کا کیا رویہ تھا؟

☆جب میں نے میڈیکل کو چھوڑ کر آرٹس میں داخلہ لیا تو گھر والوں نے میری کوئی مخالفت نہ کی اور اب میں نے اپنے بچوں کو بھی ان کی مرضی کے مطابق مضامین پڑھنے اور شعبہ اختیار کرنے کی پوری آزادی دے رکھی ہے۔

سوال: گھر سے باہر آپ کس کو سب سے زیادہ یاد کرتے ہیں؟

☆ گھر میں افراد جواد، عمار، عاقب، عدیلہ، لبنیٰ، عاطرہ ہیں اور جب گھر سے باہر ہوتا ہوں تو سب سے زیادہ یاد مجھ کو میرا پوتا "داور" آتا ہے۔

سوال: آپ نے سکول کالج کا زمانہ کہاں اور کیسے گزارہ؟

☆میرا بچپن لاہور میں گزرا۔وسن پورہ،مصری شاہ مجھے کبھی نہیں بھولتا۔برانڈرتھ روڈ پر میرا اسکول تھا۔میں نے پوری زندگی میں سکول،کالج یا یونیورسٹی سے کبھی چھٹی نہ کی تھی اور میرا ریکارڈ تھا کہ کبھی کوئی پیریڈ مس نہ کیا۔پڑھائی سے میرا عشق ہی مجھ کو تدریسی پیشے میں لے گیا۔اور شکر ہے کہ میرا شوق ہی میرا ذریعہ معاش بن گیا۔

سوال:کوئی ایسا واقعہ جو کبھی نہیں بھولتا؟

☆ ایک واقعہ جو کبھی نہیں بھول سکتا۔1947ء میں فسادات ہو رہے تھے۔میں لاہور رام گلی سے گزر رہا تھا کہ ایک ہندو عورت نے چھت سے میرے اوپر اینٹ پھینکی،میں بال بال بچ گیا۔اگر لگ جاتی تو شاید......!

سوال:شاعری کب اور کیسے شروع کی؟

☆ مزاح شروع سے ہی میرے مزاج میں شامل تھا اور بچپن سے ہی مزاحیہ ماہیے کہتا تھا۔کالج کے زمانے میں مزاحیہ شاعری سے آغاز ہوا۔ایک سکول میں پڑھاتا تھا جہاں میں نے ایک اور ماسٹر عارف کو دیکھا،اس نے دو سال تک اپنی خاکی جینز کی پینٹ نہیں دھلائی اور روزانہ ہی پہن کر سکول میں پڑھانے آجاتا تھا۔پتلون پر کہیں سویاں،دودھ اور کہیں دہی کے نشان۔وہ تھا بھی ہیڈ ماسٹر۔ایک دن سب ٹیچروں نے ساتھ والے گاؤں جس کا نام قطبے دا کوٹ تھا،جانے کا پروگرام بنایا،بڑا خوبصورت گاؤں تھا۔گجرات کے پاس۔ماسٹر عارف بھی اپنی خاکی پتلون میں ساتھ تھا۔میں نے ادھر ہی ایک ماہیا لکھا اور سب کو سنایا۔یہ ابتدائی کوشش تھی۔

شیشی وچ سینٹ ماہیا

قطبے دے کوٹ نالوں چنگی عارف دی پینٹ ماہیا

سوال:آپکی سنجیدہ شاعری بھی اپنا مقام رکھتی ہے۔خاص طور پر امبری ......یہ آپ نے کب اور کیسے لکھی؟

☆ اپنی نظم "امبری" میں نے مجاہ (گجرات) میں لکھی۔یہ سچا واقعہ تھا اور اس میں جو منظر کشی بھی میں خود ہی تھا۔

سوال:کونسی زبانیں پڑھائی ہیں؟

☆ اردو اور فارسی دونوں پڑھائی ہیں۔پینتیس سال لیکچر اردو میں دینے کی وجہ سے پنجابی میں بات کرنا ذرا مشکل سی ہو جاتی ہے۔شاید عادت بن چکی ہے۔

سوال:تدریسی ذمہ داریاں کہاں کہاں سرانجام دیں؟

☆ گورنمنٹ کالجوں میں پڑھایا،ڈیرہ غازی خان،بہاولنگر،کوہ مری اور پھر راولپنڈی سے ریٹائرڈ ہوا۔بیس سال راولپنڈی میں پڑھایا۔

سوال:جب آپ پڑھاتے تھے تو آپ کے شاگرد کیسا محسوس کرتے تھے؟

☆ میرے شاگرد بڑا انجوائے کرتے تھے۔میری کلاس میں یہی کچھ ہوتا تھا جو اب مشاعرے میں ہوتا ہے۔حتیٰ کہ ٹیچر بھی میری کلاس میں آکر بیٹھ جاتے تھے۔میرا پیریڈ ساتواں ہوتا تھا تو بچے کہتے تھے کہ ہم جو چھ پیریڈ میں بور ہوئے،ساتویں میں فریش ہو گئے۔

سوال:آپ کا سب سے یادگار شاگرد؟

☆ایک شاگرد جو کبھی نہیں بھول سکا۔اس کا نام لال دین ہے،جب وہ پہلے دن کلاس میں آیا تو اس کو میں نے کہا کہ تم نے پنجاب میں ایف اے میں فرسٹ آنا ہے اور واقعی اس نے ایف اے میں پنجاب میں ٹاپ کیا۔

سوال:آپ نے اپنے پیشے کو خوب انجوائے کیا؟

☆ہاں!میں نے پڑھنے اور پڑھانے میں خوب مزہ کیا۔میرے اندر ایک ٹیچر تھا اور شروع سے دل کرتا تھا کہ پڑھاؤں۔ایک مرتبہ 8th کلاس کو پڑھا رہا تھا۔مادے کی تین حالتیں۔ایک لڑکا فاضل اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پوچھا کہ سر کوئی ایسی چیز بتائیں جس میں بیک وقت ٹھوس،مائع اور گیس تینوں موجود ہوں۔میں نے پوچھا تمہارا والد حقہ پیتا ہے اس نے کہا جی سر وہ تو میں بھی پیتا ہوں۔میں نے کہا کہ حقہ ٹھوس ہے اس کے اندر مائع ہے اور اس کی نلی سے گیس نکلتی ہے۔

سوال:عمل تدریس میں آپکو بھی شرارتی شاگردوں سے پالا پڑا ہوگا۔کسی شرارتی شاگرد کا واقعہ جو آپ کو اکثر یاد آتا ہو؟

☆ایک لڑکی کو انگریزی اتنی اچھی نہیں آتی تھی۔ایک دفعہ اس نے " T " لکھ کے پوچھا کہ یہ کیا ہے پھر اس کے بعد "TEA" لکھ دیا اور بولی کہ یہ اب بھی "ٹی" ہے۔کیوں؟ میں نے اردو کا حرف "د" لکھ دیا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے پھر "دال" لکھ دیا اور اسے کہا کہ ایسے ہی ہے۔

سوال:آپکا بچپن کیسے گزرا؟

☆میرا بچپن بہت غریبی میں گزرا ہے شاید ہی کسی نے اتنی غریبی دیکھی ہو۔ ایم۔اے۔ کے بعد بھی آٹھ آنے روزانہ کا کام کرتا تھا جس کے لئے مجھے کتنے میل پیدل جانا پڑتا تھا۔ مگر میں نے کبھی ہمت نہ ہاری۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج تمام خواہشیں پوری ہو گئیں ہیں۔

سوال: آپکی طبیعت میں غصہ نظر نہیں آتا۔ اس میں کیا راز ہے؟

☆غصہ اب بالکل نہیں آتا۔ غصہ تب آتا ہے جب خون گرم ہو اور غصہ کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے کسی معاملے کا حل غصہ نہیں بلکہ یہ معاملے کو بگاڑتا ہے۔ مجھے بڑوں نے یہی سکھایا ہے کہ انا اللہ پڑھا کرو، غصہ پر کنٹرول رہتا ہے اور گم شدہ چیز بھی مل جاتی ہے۔

سوال: آپ کے چاہنے والے ساری دنیا میں ہیں۔ جب آپ پاکستان کے باہر اپنے پرستاروں کو دیکھتے ہیں تو کیا محسوس کرتے ہیں؟

☆بے شک بہت اچھا لگتا ہے۔ اس بات کی بھی خوشی ہوتی ہے کہ اپنے دیس سے دور جا کر بھی لوگ اپنی زبان کے قدر دان ہیں۔ گجرات میں یونس فین والے میرے چچا تھے اور S.A فین میرے بزرگوں میں سے تھے۔ ایس۔اے۔ سے مراد سلطان علی ہے اور سلطان علی صاحب میرے ابا جان کو کہتے تھے کہ انور کو کھو فیکٹری میں آئے، کام کرے۔ مگر آج دیکھو اللہ کے فضل سے میرے فین (گوشت پوست والے) پوری دنیا میں پھیلے ہیں۔ شکر الحمد للہ۔

سوال: اگر آپ شاعر اور پروفیسر نہ بنتے تو اور کونسا شعبہ اختیار کرتے؟

☆میں دلیپ کمار کا فین ہوں اور وہ بھی میرا فین ہے۔ ایک مرتبہ دلیپ کمار پشاور آیا۔ میرے ایک دوست نے اس کی دعوت کی تھی اور وہاں ایک سٹال لگایا جس کے اوپر لکھا تھا "اج کی پکائیے؟" اور اس سٹال کے اندر ہر وہ چیز پکائی ہوئی تھی جو میری نظم میں ہے۔ انہوں نے مجھے اس پروگرام کا کمپیئر بنایا۔ وہاں میں نے اداکاری کے بارے میں یہ بات کی کہ اداکار کو تو پتہ ہوتا ہے کہ اس نے کیا کرنا ہے کیونکہ اس کے پاس اسکرپٹ ہوتا ہے۔ جو اداکار کو معلوم ہے وہ اسے ایسے پیش کرے کہ گویا اسے معلوم نہیں "یہ اداکاری" ہے۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اگلے لمحے کیا ہونے والا ہے۔ یہ بات سن کر دلیپ نے کہا کہ یہ شخص کسی دلیپ کمار سے کم نہیں۔ میں نے ایک نظم پیش کی جس میں بتایا کہ اداکاری کسے کہتے ہیں۔ مجھے خطاطی اور اداکاری کا بڑا شوق تھا۔ اگر شاعر اور پروفیسر نہ ہوتا تو ایک اداکار ہوتا۔ شکر ہے کہ میرا شوق ہی میرا ذریعہ معاش بنا۔

سوال: آپ کافی بار برطانیہ تشریف لائے۔ کوئی خاص واقعہ جس کا آپ ذکر کرنا پسند کریں؟

☆ایک دفعہ لندن آیا اور چار مختلف ٹیکسیوں میں سفر کیا مگر کسی ایک نے بھی کرایہ نہ لیا۔ جب ایک سکھ نے مجھ سے پیسے نہ لئے تو میں نے کہا کہ سردار جی آپ پیسے کیوں نہیں لے رہے؟ اس نے کہا رات کو بی بی سی پر آپ کا انٹرویو دیتے دیکھا۔ بس اس لئے کرایہ نہیں لینا۔

سوال: آپ نے کونسا ایوارڈ پا کر سب سے زیادہ خوشی محسوس کی؟

☆مجھے کافی ایوارڈز ملے۔ صدارتی ایوارڈ ملا، میری کتابوں کو ایوارڈز ملے۔ لیکن ایک ایوارڈ جو مجھے سب سے بڑا ملا، وہ یہ ہے کہ میں عمرہ کر رہا تھا کہ ایک شخص مجھے دیکھے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ یہیں ہیں، میں تو ابھی آپ کے نام کا عمرہ کر کے بیٹھا ہوں۔ اس کی خوشی میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

سوال: حالیہ دورہ برطانیہ میں کوئی یادگار لمحہ؟

☆ایک دفعہ بریڈفورڈ گیا، وہاں کرکٹ کلب نے فنکشن کرایا۔ انہوں نے پوچھا کہ کرکٹ کے بارے میں کیا جانتے ہو۔ میں نے کہا جی کچھ نہیں۔ بس یہی پتہ ہے ایک Ball ہوتا ہے، Wickets ہوتی ہیں، Bat ہوتا ہے اور بال ٹمپرنگ ہوتی ہے۔ پھر یہ قطعہ پڑھا

کیمرے کی پہنچ دور تلک ہے بھائی
کیوں اسے آپ نے محدود سمجھ رکھا ہے
کہیں وکٹوں کو بھی گنے نہ سمجھ لیجئے گا
گیند کو آپ نے امرود سمجھ رکھا ہے

سوال: پاکستان سے باہر آپ کو کبھی کسی بات نے حیران کر دیا ہو؟

☆یورپین نے وہ چیزیں اپنائی ہیں جو ہم صرف کہتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سویڈن گیا وہاں میں نے پوچھا کہ آپ لوگ وظیفہ دیتے ہیں، یہ کس نے شروع کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہم نے نہیں حضرت عمرؓ نے شروع کیا تھا۔ اس جواب نے مجھے حیران کر دیا۔

سوال: بیرون ممالک دوروں پر پاکستانی فنکاروں کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

☆راحت علی خان کے ساتھ جو انڈین ایئرپورٹ پر ہوا۔اسی طرح مہدی حسن کے ساتھ بھی ایئرپورٹ پر واقعہ ہو چکا ہے۔پاکستانیوں کو خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

سوال:آپ کا من پسند کھانا؟

☆پسندیدہ کھانے میں سبزیاں اور دال ہیں۔گوشت وغیرہ بہت کم کھاتا ہوں اور دوپہر کے کھانے میں صرف سلاد اور کچھ پھل۔

سوال:نوجوان شعراء کو آپ کیا نصیحت کریں گے؟

☆اچھا شاعر بننے کے لئے ضروری ہے کہ نامور اور عظیم شعراء کی تصانیف کا بھرپور مطالعہ کیا جائے۔اگر آپ صرف چھوٹے موٹے شاعر کو ہی پڑھیں گے تو دماغ میں وسعت نہیں آتی۔

سوال:آپ کے پسندیدہ شاعر کون ہیں؟

☆کسی ایک کا نام لینا تو ممکن نہیں۔میرے پسندیدہ شاعروں میں ڈاکٹر اقبال،فیض احمد فیض اور میاں محمد بخش ہیں۔دوست شاعروں میں احمد فراز سے بڑا قلبی لگاؤ تھا۔ہم نے کئی بار اکٹھے شعر بھی کہے ہیں۔مثلاً ایک مصرعہ انہوں نے کہہ دیا اور اگلا میں نے۔بنیان والی نظم پانچ منٹ میں لکھی اور جب احمد فراز کو سنائی تو اس نے کہا کہ انور میری ایک بات مانو گے،میں نے پوچھا کہ کیا؟انہوں نے کہا کہ یہ نظم ایک بار پھر سے سناؤ۔

سوال:آپ کو اپنی کونسی نظم،غزل یا قطعہ سب سے زیادہ پسند ہے؟

☆میرے لئے یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ میری کونسی نظم،غزل یا قطعہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی ماں سے پوچھیں کہ تم کو کونسا بچہ پسند ہے۔ہاں مگر "امبڑی"میں یہ بات ہے کہ وہ میں جب بھی پڑھتا ہوں تو وہ سچا واقعہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کیونکہ وہ منشی میں خود ہی تھا اور ہر بار وہ نظم میں دل سے ہی سناتا ہوں۔یہی وجہ ہے کہ اکثر آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔اس نظم کے پڑھنے کے بعد میں پھر کچھ اور نہیں سناتا۔

سوال:آپ نے بہت سے ممالک کا دورہ کیا۔کونسا ملک سب سے اچھا لگا؟

☆میں نے دنیا میں بڑے ملکوں کے دورے کئے اور ہر جگہ مجھے بڑا پیار اور پذیرائی ملی۔پاکستان کے بعد مجھے سویڈن اور کینیڈا اچھے لگے۔

سوال:پاکستان کے موجودہ حالات کو دیکھ کر آپ اس کا مستقبل کیسا دیکھتے ہیں؟

☆پاکستان کا مستقبل بڑا تابناک ہے اور میں پر امید ہوں کہ جس دھرتی پر ہر قسم کا عطیہ قدرت،موٹروے،ایٹمی پلانٹ،محنتی لوگ،جذبے والی قوم ہے تو پاکستان میں اچھا وقت ضرور آئے گا۔انشاءاللہ۔اصل دہشت گردی تو امریکہ نے پھیلائی ہے جو تیل پر قبضہ کرنے کے لئے افغانستان تک آ گیا ہے۔بس ہمیں ایک دیانتدار لیڈر کی ضرورت ہے۔موجودہ دور میں تو عمران خان میں ہی صرف دیانتداری نظر آتی ہے۔اس کے علاوہ تو مجھے کوئی بھی لیڈر دیانتدار نہیں لگتا۔

یہ شرط ہے کہ کوئی غور سے پڑھے انور
ہر ایک آنکھ میں لکھا ہوا ہے نام میرا

سہیل احمد لون

Freelance writer, Journalist, Poet

Surbiton, Surrey, UK

6 مارچ 2011ء

sohailloun@gmail.com